Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

ناصر آباد سندھ (بذریعہ ڈاک) ۵ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام وسیم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تحریر فرماتی ہیں کہ احباب صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج دل کی کمزوری اور بلڈ پریشر کم ہونے کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

صنعتی ترقی کی خاطر حکومت ٹیکسوں کے پورے نظام پر نظر ثانی کریگی

ملتان ۷ مارچ۔ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ٹیکسوں کے پورے نظام پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ آپ نے ملتان میں کپڑے کے ایک نئے کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا حکومت ملکی صنعتوں کو ترقی دینے اور ان کی مدد کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں وہ بیرونی محاصل۔ ریلوے کے کرایہ جات اور دیگر ٹیکسوں پر بھی نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ تاکہ صنعتوں پر روپیہ لگانے کا رجحان ترقی کرے۔ اور کارخانہ داروں کی مشکلات کا ازالہ ہو۔ — آپ نے حکومت کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ٹیکسوں اور بیرونی محاصل میں کافی کمی کی جا رہی ہے۔ ماہرین کی کمی کو دور کرنے کے لئے فنی ماہرین کے تین ادارے بھی کھولے جائیں گے۔

آپ نے کارخانہ داروں پر زور دیا کہ انہیں مزدوروں کو بونس دینا چاہیئے۔ ان کی رہائش اور دیگر ضروریات کو پورا کرنا چاہیئے۔ حکومت مزدوروں کی رہائش کے لئے چھوٹے چھوٹے شہر آباد کرنے کا منصوبہ بھی تیار کر رہی ہے۔

ایک اور تقریب پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے تاجروں اور حکومت میں پورے تعاون پر زور دیا اور کہا۔ ہمارے تاجروں کا فرض ہے کہ وہ روزمرہ کی اشیاء مناسب قیمتوں پر عوام کے لئے مہیا کریں۔

ہمارے مؤرخین کو ثابت کر دینا چاہیئے کہ اسلامی ضابطہ حیات ہر لحاظ سے مکمل ہے

لاہور ۷ مارچ۔ پاکستان کی دوسری تاریخ کانفرنس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے عزت مآب فضل الرحمٰن وزیر تعلیم نے ملک کے مورخین پر زور دیا کہ انہیں ایسے انداز سے اسلامی تاریخ کو از سر نو مرتب کرنا چاہیئے جس سے دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ اسلامی ضابطۂ حیات ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اور وہ دنیا کے موجودہ پیچیدہ اور نازک دور میں بھی اتنا ہی کامیاب ہے جتنا کہ گزشتہ زمانہ کی سادہ زندگی میں تھا۔

آپ نے فرمایا اسلامی تاریخ پر نئے سرے سے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اب وقت آ گیا ہے جبکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ اسلامی تاریخ ایسی اسلامی حکومت قائم کرنے میں مدد دے سکتی ہے یا نہیں۔ جس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ آپ نے پاکستان کی انجمن تاریخ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا حکومت ثقافتی جدوجہد کی پالیسی کے تحت اس انجمن کی ہر ممکن مدد کرے گی۔ لیکن انجمن محض حکومت کے سہارے کام نہیں کر سکتی۔ ملک کے مخیر افراد اور ممتاز علماء کو بھی اس سلسلے میں اس کا ہاتھ بٹانا چاہیئے۔

کانفرنس کا افتتاح عزت مآب اسمٰعیل چندریگر گورنر پنجاب نے فرمایا۔ آپ نے افتتاحی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ ملک کے تاریخ دانوں کو برعظیم ہند و پاکستان کی ایسی تاریخ مرتب کرنا چاہیئے۔ جو خالصۃً صحیح حالات پر مشتمل ہو۔ اور جس میں ذاتی تاثرات و رجحانات کا مطلق دخل نہ ہو۔ ملک کو اب ایسے مورخین کی ضرورت ہے۔ جن کی مرتب کردہ تاریخ آئندہ نسلوں کے لئے شمع ہدایت کا کام دے۔

مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا

کراچی ۷ مارچ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر الحاج خواجہ ناظم الدین نے بتایا ہے کہ عنقریب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں مختلف تنظیمی امور زیر بحث آئیں گے۔ اس میں لیگ کونسل کے اجلاس کی تاریخ بھی مقرر کی جائے گی۔

پاکستان کی تیسری مزدور کانفرنس

ڈھاکہ ۷ مارچ مسٹر اے ایم مالک وزیر محنت کی صدارت میں پاکستان کی تیسری مزدور کانفرنس شروع ہوئی آپ نے ملک کے صنعتی اداروں کو تحریک کی کہ وہ ایسی کمیٹیاں قائم کریں۔ جو مزدوروں کی شکایات کا تدارک کر سکیں۔ آپ نے کہا ہماری آبادی کی اکثریت مزدور طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ لہذا اس طبقہ کی فلاح و بہبود پوری قوم کی بھلائی کے مترادف ہے۔

تعلیم کے سماعی اور بصری ذرائع کی کانفرنس

پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی افتتاحی تقریر

لاہور ۷ مارچ۔ آج لاہور ڈویژن کی سماعی و بصری امدادوں کی تعلیمی کانفرنس کا افتتاح پروفیسر قاضی محمد اسلم صدر شعبہ نفسیات گورنمنٹ کالج لاہور نے کیا آپ نے افتتاحی تقریر میں پڑھائی کو زیادہ مؤثر آسان اور دلچسپ بنانے میں سماعی و بصری امدادوں کی اہمیت پر زور دیا۔

اس موقعہ پر ایک امریکی ماہر تعلیم مس بی سیلے نے مختصراً ان مختلف سماعی و بصری ذرائع پر روشنی ڈالی جو امریکی مدارس میں مستعمل ہیں۔ اس کانفرنس میں حکومت بلوچستان کے نامزدہ دو رکن اور پاکستانی فضائیہ کے نامزدہ پانچ رکن شریک ہوئے ہیں۔ لاہور ڈویژن کے زنانہ و مردانہ اداکین نارمل سکولوں کے ہیڈ ماسٹر اور استاد بھی اس کانفرنس میں شریک ہیں اس تقریب پر ایک تعلیمی نمائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ جو مختلف سکولوں کے استادوں اور طلباء کی تیار کردہ مفید اور تعلیمی اہمیت کی اشیاء پر مشتمل ہے۔

پانچ سو نایاب قلمی کتب کی نمائش

لاہور ۷ مارچ ۔ پاکستان ہسٹری کانفرنس کے موقعہ پر ۵۰۰ نایاب قلمی کتابوں کی ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ نمائش میں ریاست کشمیر کی خریداری کی ایک دستاویز بھی شامل ہے۔ جس پر ۱۳ مارچ ۱۸۵۰ء کو دستخط کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سالہ پرانی خط کوفی میں لکھی ہوئی ایک کتاب اور اورنگ زیب عالمگیر کے ہاتھ کے لکھے ہوئے دو قرآن مجید بھی رکھے گئے ہیں۔

انصار کی تنظیم پر اظہار اطمینان

ڈھاکہ ۷ مارچ۔ وزیر صنعت سردار عبدالرب نشتر نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ انصار کی تنظیم خاطر خواہ طور پر ترقی کر رہی ہے آپ نے کہا اس تنظیم نے ثابت کر دیا ہے کہ مشرقی بنگال کے مسلمان بھی اپنے ملک کی حفاظت کا پورا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ جرأت اور بہادری میں کسی سے پیچھے نہیں ؛

— مختصرات —

— کراچی ۷ مارچ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم کل دہلی سے کراچی پہنچ رہے ہیں امید ہے کہ آپ ایک ہفتہ یہاں ٹھہریں گے۔

— کراچی ۷ مارچ ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان آج صبح بذریعہ ٹرین لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔

— ٹوکیو ۔ یورپ جاپان کی کاٹن ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن حکومت کے ساتھ اس مہم میں تعاون کر رہی ہے کہ ملک میں سوتی کپڑے کی پیداوار کو کم کر کے اس کی کوالٹی کو بہتر اور معیاری بنانے پر زور دیا جائے

— پشاور۔ حکومت سرحد نے ۶ مزید سیاسی نظر بندوں کو رہا کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے پاکستان سے وفاداری کا وعدہ کیا ہے۔

تصحیح } الفضل ۷ مارچ کے صفحہ اول پر اخبار احمدیہ میں پریس کی غلطی کی وجہ سے ناصر آباد سندھ کی بجائے "امیر آباد رواہ" شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۸ مارچ ۱۹۵۲ء

پبلک سیفٹی آرڈیننس

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ آج کل جمہوری سے جمہوری حکومت کو بھی خاصکر مخدوش زمانہ میں تحفظ عامہ وغیرہ قسم کے آرڈیننس بنانے پڑتے ہیں۔ غلط ہو یا صحیح۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ دنیا کی اقوام و ممالک کے باہمی تعلقات مغربی۔ سیاسی نظریات کے طفیل فی زماننا ایسے پیچ در پیچ ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ کوئی ملک اپنے آپ کو ففتھ کالم کی تخریبی ریشہ دوانیوں سے آزاد اور مبرا فرض نہیں کر سکتا۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد خاص کر روسی اشتراکی تجاویز کا جال قریبًا قریبًا مشرق و مغرب کے تمام مہذب و غیر مہذب علاقوں میں بڑے نظم و اہتمام کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے۔ اور وہ حکومتیں جو اپنے ملک کو روسی سازش کا شکار بننے سے محفوظ و مامون رکھنا چاہتی ہیں۔ ایسے غیر معمولی قوانین بنانے میں اپنے آپ کو مجبور خیال کرتی ہیں۔ جن سے وہ ان سازشوں کی روک تھام میں مدد لے سکیں۔

باوجودیکہ جمہوریت کا پہلا اصول یہی ہے۔ کہ ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ کہ اس کی ذاتی اور انفرادی آزادی میں کسی قسم کا خلل نہیں ہونا چاہیئے اور کسی ملک کا رہنے والا ہر باشندہ مستحق ہے۔ کہ اس کی انفرادی آزادی بغیر عدالت میں کسی ثابت شدہ جرم کے نہیں چھینی جانی چاہیئے۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ بعض وقت اجتماعی مفاد کے پیش نظر ایسے انفرادی حقوق کو نظر انداز کرنا ازبس ضروری ہو جاتا ہے۔ اور خواہ متعلقہ فرد کو اس کے جرم اور اس کے نتائج سے مطلع بھی کر دیا جائے پھر بھی پبلک میں کسی فرد کی آزادی پر پابندیاں عاید کرنے کی وجوہات اور تفصیلات کو پبلک میں لانا ملکی اور اجتماعی نقطۂ نظر سے مناسب نہیں سمجھا جاتا۔

اگر ہم یہ جمہوری اصول تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ایک حکومت جو قانونًا قائم ہوتی ہے۔ ہر طرح کا حکومتی اقتدار اپنے ہاتھ میں لینے کی حقدار ہے۔ تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اس کو یہ بھی حق ہونا چاہیئے۔ کہ تمام ایسے عناصر کو جو غیر قانونی طریقوں سے اس کی صف الٹنے کی کوشش کریں۔ انہیں کسی فرد یا جماعت کی آزادی کو کم سے کم ضرر پہنچانے کے ساتھ ایسی ریشہ دوانیوں سے روک دے۔ جن کو وہ اپنے لئے مضر اور ملکی قیام و استحکام کے لئے مخدوش سمجھتی ہے۔ کسی جمہوری ملک میں جمہوری طریقوں کے ذریعہ جو حکومت برسر عروج آتی ہے۔ وہ اس یقین اور اعتماد کے ساتھ آتی ہے کہ جس منشور کو لیکر وہ آگے آئی ہے۔ ملک و قوم کی بہبودی کے لئے وہی بہترین ہے۔ اور یہ یقین اور اعتماد اس کو ووٹروں سے حاصل ہوتا ہے۔ جو اس کو برسر عروج لانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اسی یقین اور اعتماد کی بناء پر اس کو یہ حق بھی حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی خود حفاظتی کے لئے کم سے کم بے ضرر ذرائع استعمال کر سکتی ہے۔ انہی ذرائع میں سے ایک ذریعہ تحفظ عامہ کے آرڈیننس بھی ہیں۔

مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ اختیارات نہائت نازک حیثیت رکھتے ہیں۔ اور کسی فرد کی آزادی ایک نہائت قیمتی شے ہے۔ ایسی قیمتی کہ شائد اس سے بڑھ کر کوئی چیز قیمتی نہیں ہے۔ یہ ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ اور اسکو کسی فرد سے چھیننے کے لئے نہائت معقول وجوہات ہونا لازمی ہیں۔ اور جب تک کسی کا ایسا جرم ثابت نہ ہو۔ جس کی سزا قانونًا حبس وغیرہ مقرر ہو۔ کسی فرد کو اپنے اس پیدائشی حق سے محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ اگر کوئی حکومت اپنا یہ حق استعمال کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ کسی فرد کو جس کی تخریبی کارروائیاں وہ اپنے قیام و استحکام اور ملکی مفاد کے پیش نظر قابل مواخذہ سمجھتی ہے۔ اور سمجھتی ہے کہ اس کے متعلق تفصیلات کو پبلک میں لانے سے ایسا اجتماعی نقصان ہوگا کہ اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ تو اس کو لازمی ہے کہ قرآن کریم کے اس اصول کو پیش نظر رکھے کہ الفتنۃ اشد من القتل۔ فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے کہنے کی غرض یہ ہے کہ جب تک کسی فرد کی حرکتیں ایسی نہ ہوں کہ ان سے واقعی ملک و قوم کے لئے سخت خطرہ ہو۔ اس وقت تک اپنے اس اختیار کو استعمال نہ کرے۔ اور سخت احتیاط سے کام لے۔ کسی فرد کو کسی عرصہ کے لئے آزادی سے محروم کر دینا اس کو اتنے عرصہ کے لئے گویا زندگی سے محروم کر دینے کے مترادف ہے۔ گویا یہ ایک میعادی قتل ہے۔ ایسے نازک معاملہ میں وجوہات کو بغیر پبلک میں لانے کے اختیار کا استعمال تو اور بھی سخت احتیاط کا مستلزم ہے۔

ایسے نازک اختیارات کے استعمال میں عمومًا بے احتیاطی ہو جاتی ہے۔ اور شائد مہذب سے مہذب ملک میں بھی برسر اقتدار لوگ اپنی ذاتی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے ان کا ناجائز استعمال کر جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ فتنہ پرداز لوگوں کو ایسے غیر معمولی اختیارات پر سخت نکتہ چینی کا موقعہ ملتا ہے۔ اور وہ عوام کو انفرادی آزادی کے نام پر حکومت کے برخلاف بھڑکانے اور ان کو شورش پر اکسانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اس ضمن میں ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اس کمزوری سے با اقتدار لوگ بھی خالی نہیں ہیں۔ اگرچہ ان کی صورت میں یہ بات نہائت قبیح ہے۔ مگر جب تک دنیا میں حرص و ہوا اور ذاتی انتفاع کی بیماری موجود ہے ایسا ہوتا رہے گا مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ چونکہ بعض لوگ قانون کا ناجائز استعمال اور ذاتی فائدہ اٹھانے سے باز نہیں رہ سکتے۔ اس لئے قانون ہی سرے سے غلط ہے۔ اگر یہ بات ہو تو کوئی قانون بنایا ہی نہیں جا سکتا۔ اور نظم و ضبط و حکومت کے تصورات ہی فضول ہیں۔

—.—.—.—.—

اخبار ربوہ

ربوہ ۲۵ فروری۔ تین بجے دن سورج کو گرہن لگا۔ تو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر مقامی نے سنت نبوی کے مطابق مسجد محلہ ج میں دو رکعت نماز کسوف پڑھائی۔ اور ہر رکعت میں حسب ارشاد نبوی دو دو رکوع کئے۔ نماز کے بعد کچھ صدقہ جمع کر کے تقسیم کیا گیا۔

ربوہ ۲۹ فروری۔ نماز جمعہ مکرم مولانا شمس صاحب امیر مقامی نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے شروع میں انہوں نے احباب میں یہ تحریک کی کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت سے رکھے اور حضور کے مقاصد کو پورا فرمائے۔

بعد ازاں انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام الہامات حضرت مسیح موعود میں یوسف بھی رکھا گیا ہے۔ اور حضور کو حضرت یوسف علیہ السلام سے اس بات میں خاص طور پر مشابہت ہے کہ جب مصر میں قحط پڑا تو انہوں نے ملک میں اناج کو تقسیم کیا۔ اسی طرح حضور نے قادیان میں بھی ہمیشہ یہ طریق جاری رکھا ہے کہ غرباء میں گندم تقسیم ہوتی رہے۔ اور اب جبکہ ملک میں سخت قحط پڑ رہا ہے۔ اس وقت بھی حضور نے یہ حکم فرمایا ہے کہ وہ رقم جو باہر کی جماعتوں نے بطور صدقہ ارسال کی ہے۔ اس کی گندم خرید کر غرباء میں تقسیم کی جائے۔ بعد ازاں آپ نے دعا کے موضوع پر کچھ ارشادات فرمائے۔ اور بتایا کہ آج کل مسلمان کس طرح اس کی اہمیت کو فراموش کرتے ہوئے اپنی اخبارات میں مضحکہ خیز اعتراضات کرتے ہیں۔

۳ مارچ۔ مکرم و محترم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و حال مبلغ انڈونیشیا کے اعزاز میں وکالت تبشیر کی طرف سے ٹی پارٹی کا انتظام دفاتر تحریک جدید کے صحن میں کیا گیا۔ مکرم و محترم مولوی نور الحق صاحب انور نائب وکیل التبشیر نے ایڈریس پیش کیا۔ اور مکرم حافظ صاحب نے اس کا جواب دیتے ہوئے وکالت تبشیر کا شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض مکرم جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال نے ادا کئے۔

۵ مارچ۔ آج صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انڈونیشیا جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ اسٹیشن پر صبح چار بجے بہت سے دوستوں نے پہنچ کر دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کیا۔ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب کو بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق دے۔ حافظ صاحب موصوف مع اہل و عیال تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعا بھی کریں۔ (ابو المنیر قائم مقام جنرل سکرٹری ربوہ)

صحابہ کرام متوجہ ہوں

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء میں فیصلہ ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جنہوں نے ۱۹۰۰ء سے پہلے بیعت کی ہے۔ وہ بلا انتخاب سلسلہ کی شوریٰ کے نمائندگان ہو سکتے ہیں۔ ایسے صحابہ جو مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء سے اطلاع دیں۔ نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں۔ کہ انہوں نے کس سن میں بیعت کی تھی۔ اور اس وقت وہ کس جگہ تھے۔ (سکرٹری مجلس مشاورت)

ضرورت ہے

ستمبر ۱۹۴۷ء سے آخر دسمبر ۱۹۴۷ء تک کے پرچہ ہائے الفضل کی ضرورت ہے۔ جن دوستوں کے پاس اس عرصہ کا مکمل فائل ہو۔ اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ جن دوستوں کے پاس اس عرصہ کے متفرق پرچے ہوں اور وہ دفتر ہذا کو دے سکتے ہوں تو تفصیل سے مطلع فرمائیں کہ کس کس تاریخ اور نمبر کے پرچے موجود ہیں۔ منگوانے کا انتظام کر لیا جائے گا۔ اور اسکے عوض اگر وہ چاہیں تو انہیں تازہ پرچے مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ مینیجر

خطبہ جمعہ

نمبر ۱

نبیوں کی جماعتوں کو پتھر کنکر اور کانٹوں پر سے ہی گذرنا پڑا ہے

جب تم خدا کیلئے اپنے آپ کو بدل لوگے تو خدا تمہارے لئے ساری دُنیا کو بدل دیگا

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۰ء بمقام لاہور

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

ذیل میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک پرانا خطبہ نقل کیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ حضور نے اس وقت ارشاد فرمایا تھا۔ جب ۱۹۵۰ء میں اوکاڑہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی کو شہید کر دیا گیا تھا۔ حال ہی میں سندھ میں بھی ایک احمدی کو شہید کر دیا گیا ہے۔ ایسے موقعوں پر جماعت پر جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اس خطبہ میں حضور نے ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر یہ خطبہ دوبارہ شائع کیا جاتا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں اختصار کے ساتھ اس امر کی طرف جماعت کو خصوصاً جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت بہت سخت ہوتی جاتی ہے وہ لوگ جو کل تک ہماری جماعت کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ آج ان کے خون کے پیاسے نظر آ رہے ہیں۔ آپ لوگوں نے اخبار میں اوکاڑہ کے واقعات پڑھے ہوں گے کہ وہاں ہمارے ایک دوست کو

شہید کر دیا گیا ہے

اب پردہ ڈالنے کے لئے یہ کہا جا رہا ہے کہ قتل کرنیوالے کی مخالفت کی بناء کوئی لین دین کا جھگڑا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ جھگڑا دو سال کا پرانا تھا حالانکہ یہ بات درست بھی تسلیم کر لی جائے کہ دو سال پہلے کا کوئی جھگڑا تھا تب بھی اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسوقت کا قتل کرنا درحقیقت ان مولویوں کی انگیخت کا نتیجہ تھا۔ جنہوں نے ہماری جماعت کے خلاف تقریریں کیں ورنہ اگر صرف یہی جھگڑا اختلاف کا باعث تھا۔ تو اس نے گذشتہ دو سال میں یہ فعل کیوں نہ کیا۔ اگر ایک شخص دیکھے کہ کوئی اس کے بچہ کو پیٹ رہا ہے اور وہ اسوقت خاموش رہے۔ لیکن دو سال کے بعد مارنے والے کو پیٹنے لگے اور کہے کہ میں اسے اسلئے پیٹ رہا ہوں کہ اس نے آج سے دو سال پہلے میرے بچہ کو مارا تھا۔ تو کون شخص اس کی بات کو تسلیم کریگا۔ ہر شخص کہیگا کہ اب اتنا عرصہ گذرنے کے بعد تمہارا پیٹنا اگر اشتعال کی وجہ سے ہے۔ تب بھی اس اشتعال کو

کسی اور چیز نے

تازہ کر دیا ہے۔ اسی طرح اس اشتعال کو زندہ کرنیوالا اس اشتعال کو تازہ کرنیوالا اور اس اشتعال کو ابھارنے والا مولویوں کا لوگوں کو جوش دلانا اور ان کا احمدیوں کے خلاف تقریریں کرنا تھا۔ اور یہ ایک جگہ کا حال نہیں ہر جگہ یہی ہو رہا ہے۔ ان حالات میں پہلی نصیحت تو میں جماعت کے دوستوں کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ان امور کو ابتلاء نہ سمجھیں بلکہ دینی

ترقی کا ذریعہ

سمجھیں۔ یہ بزدلوں اور بے ایمانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے سورہ بقرہ کے ابتداء میں ہی منافق کی یہ عادت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ احزاب کے موقعہ پر جب مسلمانوں سے کہا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اور وہ تمہیں مارنے کی فکر میں ہیں تو انہوں نے کہا یہ تو ہمارے ایمانوں کو بڑھانے والی بات ہے کیونکہ ہمارے خدا نے پہلے سے ان واقعات کی خبر دے رکھی تھی۔ اس سے ہمارے ایمان متزلزل کیوں ہونگے وہ تو اور بھی بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے ہم میں سے کون ہے جس نے ایک دن مرنا نہیں مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے اور دوسری موت کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرنے والے

ہمیشہ سے زندہ

ہیں بلکہ فرماتا ہے تم ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو رزق مل رہا ہے یعنی ان کی روحانی ترقیات کے سامان متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی دیکھنا چاہتا ہے کہ وہ تم کو ستا دے اور وہ تم کو غمگین بنا دے۔ مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ تمہیں مارا جاتا ہے تو تم اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہو۔ تم اور بھی زیادہ بہادر ہو جاتے ہو تم اور بھی زیادہ خوش ہو جاتے ہو اور کہتے ہو کہ خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کئے ہیں۔ تو اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

سیالکوٹ

تشریف لے گئے۔ تو مولویوں نے یہ فتوے دیدیا کہ جو شخص مرزا صاحب کے پاس جائے گا۔ یا ان کی تقریر میں شامل ہوگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا یہ کافر اور دجال ہیں۔ ان سے بولنا ان کی باتیں سننا اور ان کی کتابیں پڑھنا بالکل حرام ہے۔ بلکہ ان کو مارنا اور قتل کرنا

ثواب کا موجب

ہے۔ مگر آپؑ کی موجودگی میں انہیں فساد کی جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ چاروں طرف سے احمدی جمع تھے انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ان کے جانے کے بعد فساد کیا جائے۔ میں بھی اسوقت آپؑ کے ساتھ تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں سے روانہ ہوئے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو دور تک آدمی کھڑے تھے۔ جنہوں نے پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ مگر چلتی گاڑی پر پتھر کس طرح لگ سکتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہماری گاڑی کو کوئی پتھر لگتا ورنہ وہ مارتے ہم کو تھے۔ اور لگتا ان کے کسی اپنے آدمی کو تھا۔ پس ان کا یہ منصوبہ تو خاک میں مل گیا۔ باقی جو احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے وہاں جمع تھے۔ ان میں سے کچھ تو اردگرد کے دیہات کے رہنے والے تھے۔ جو آپ کی واپسی کے بعد اِدھر اُدھر پھیل گئے۔ اور جو تھوڑے سے مقامی احمدی رہ گئے یا باہر کی جماعتوں کے مہمان تھے ان پر مخالفین نے

سٹیشن پر ہی حملے

شروع کر دیئے۔ ان لوگوں میں سے جن پر حملہ ہوا ایک مولوی برہان الدین صاحب بھی تھے۔ بدمعاشوں نے ان کا تعاقب کیا۔ پتھر مارے برا بھلا کہا اور آخر ایک دوکان میں انہیں گرا لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ گوبر لاؤ ہم اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ وہ گوبر لائے اور انہوں نے مولوی برہان الدین صاحب رضؓ صاحب کا منہ کھولکر اس میں گوبر ڈالدیا۔ جب وہ مار رہے تھے اور گوبر آپ کے جسم پر ملتے تھے اور پھر آپکے منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے تو بجائے اسکے کہ مولوی برہان الدین صاحب رضؓ انہیں گالیاں دیتے یا شور مچاتے جنہوں نے یہ نظارہ دیکھا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ

سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے پھر فرماتے یہ دن تو اللہ تعالےٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس نے مجھے یہ دن دکھایا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں ہی جو لوگ حملہ کر رہے تھے ان کے نفس نے انہیں ملامت کی اور وہ شرمندگی اور ذلت سے آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو وہ کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شیطان اپنے اولیاء کو ڈراتا ہے۔ پس جب کوئی شخص ڈرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں یہ شیطانی آدمی ہے۔ لیکن اگر وہ ڈرتا نہیں۔ بلکہ ان حملوں اور تکالیف کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے اور کہتا ہے خدا تعالےٰ

نے اپنے فضل سے مجھے یہ

عزت کا مقام

عطا فرمایا ہے۔ اور اس نے مجھ پر احسان کیا ہے۔ کہ میں اس کی خاطر مار کھا رہا ہوں۔ تو دشمن مرعوب ہو جاتا ہے۔ اور پھر خدا بھی اپنے بندہ کے لئے وہ غیرت دکھاتا ہے۔ جس کی مثال اور کہیں نظر نہیں آسکتی۔ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ روس کا بادشاہ پیٹر ایک دفعہ کسی ضروری امر پر غور کرنے کے لئے اپنے چوبارے پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے حکم دے دیا کہ کسی شخص کو اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پرانے زمانے میں دروازے نہیں ہوتے تھے۔ صرف پردے لٹکائے جاتے تھے۔ اور عربی کتابوں سے پتہ لگتا ہے کہ مسلمانوں کے مکانوں میں بھی دروازے نہیں ہوتے تھے۔ اسی لئے حکم تھا۔ کہ جب آؤ تو اجازت لے کر آؤ۔ بہرحال اس نے ڈیوڑھی پر ٹالسٹائے کو جو اس کا چپڑاسی تھا بٹھا دیا۔ اور اسے کہہ دیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ میں ایک ضروری امر کے متعلق غور کر رہا ہوں۔ اتفاقاً کوئی شہزادہ آ گیا۔ اس نے بادشاہ کے پاس کسی کام کے لئے جانا چاہا۔ روس کے شاہی قانون کے مطابق شہزادہ کو کوئی شخص روک نہیں سکتا۔ شہزادوں کو یہ اجازت تھی۔ کہ وہ بادشاہ کے پاس جب چاہیں چلے جائیں انہیں کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔ پھر ایک یہ بھی روسی قانون تھا۔ کہ کوئی غیر فوجی آدمی کسی فوجی کو نہیں مار سکتا۔ دوسرے یہ کہ بڑے افسر کو چھوٹا افسر نہیں مار سکتا۔ اور تیسرے یہ کہ کسی شہزادہ کو کوئی غیر شہزادہ نہیں مار سکتا۔ یا کسی نواب کو کوئی غیر نواب نہیں مار سکتا۔ پس چونکہ قانون یہ اجازت دیتا تھا۔ کہ شہزادے بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس چلے جایا کریں اس لئے شہزادہ نے اندر داخل ہونا چاہا۔ مگر جونہی وہ اندر داخل ہونے لگا۔ ٹالسٹائے نے آگے بڑھ کر کہا۔ حضور شہزادہ صاحب!

بادشاہ کا حکم

ہے۔ کہ کسی کو اندر نہ آنے دیا جائے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ مگر تمہیں پتہ ہے میں شہزادہ ہوں۔ اور شہزادوں کے متعلق یہ قانون ہے کہ وہ بغیر کسی روک کے بادشاہ کے پاس جا سکتے ہیں۔ اس لئے کہا تو ہے۔ اس پر شہزادے کو غصہ آیا۔ اور اس نے اسے دو چار کوڑے لگائے اور کہا باوجود اس قانون کے معلوم ہونے کے تم یہ جرأت کرتے ہو کہ مجھے اندر داخل نہیں ہونے دیتے۔ اس نے مار کھا لی اور شہزادہ نے بھی دو چار ہنٹر مارنے کے بعد سمجھ لیا۔ کہ اب اسے سبق آ گیا ہوگا۔ چنانچہ وہ اندر داخل ہونے کے لئے آگے بڑھا۔ مگر ٹالسٹائے نے پھر اسے روک لیا۔ اور کہا حضور بادشاہ نے اندر آنے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر اس نے پہلے سے بھی زیادہ اسے مارا اور خیال کیا۔ کہ اب اسے سمجھ آ گئی ہوگی مگر جب اس نے پھر محل میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تو ٹالسٹائے نے پھر اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور کہا حضور بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اندر نہ آئے۔ اس پر شہزادہ نے پھر اسے

تیسری بار مارا

شہزادہ کے بار بار مارنے اور پھر غصہ سے اس کی آواز کے بلند ہونے کی وجہ سے جب شور پیدا ہوا۔ تو قدرتی طور پر بادشاہ بھی اس طرف متوجہ ہو گیا۔ اور وہ تمام نظارہ اوپر بیٹھ کر دیکھتا رہا۔ جب شہزادہ اسے تیسری دفعہ مار چکا۔ تو بادشاہ نے غصہ والی آواز بنا کر کہا۔ ٹالسٹائے ادھر آؤ۔ ٹالسٹائے دوڑ کر اندر گیا۔ ساتھ ہی شہزادہ بھی جوش کی حالت میں داخل ہو گیا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ وہ بادشاہ سے شکایت کرے۔ جب ٹالسٹائے پہنچا۔ تو بادشاہ نے کہا۔ کہ ٹالسٹائے یہ کیسا شور تھا؟ اس نے کہا۔ حضور شہزادہ صاحب تشریف لائے تھے اور اندر آنا چاہتے تھے۔ مگر مجھے چونکہ حضور کا حکم تھا۔ کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ اس لئے میں نے عرض کیا کہ آپ کو اندر جانے کی اجازت نہیں۔ اور جب یہ زبردستی اندر داخل ہونے لگے۔ تو میں نے ان کو روکا۔ بادشاہ نے کہا پھر۔ اس نے کہا۔ پھر انہوں نے مجھے مارا۔ بادشاہ نے شہزادہ سے پوچھا۔ کہ کیا یہ ٹھیک ہے اس نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ شہزادہ کو اندر داخل ہونے سے روکا جائے۔ بادشاہ نے کہا۔ یہ درست ہے۔ کہ روس کا قانون یہ اجازت نہیں دیتا کہ شہزادہ کو اندر آنے سے روکا جائے۔ لیکن کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ بادشاہ پر اپنے ملک کی

کئی قسم کی ذمہ واریاں

ہوتی ہیں۔ جن کے لئے بسا اوقات اسے غور اور فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور غور و فکر کے لئے علیحدگی ضروری ہوتی ہے۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ حکومت کی ذمہ واریاں تو ادا ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن قانون کے محض الفاظ پورے ہوتے چلے جائیں۔ میرے سامنے اس وقت بہت بڑی مہم تھی۔ جو حکومت سے تعلق رکھتی تھی۔ اور میں چاہتا تھا۔ کہ مجھے کچھ وقت ملے۔ تو میں اس کے متعلق سکیم سوچوں اور غور کروں کہ کس طرح اپنے ملک کو خطرہ سے بچایا جا سکتا ہے۔ کیا ان حالات میں میرا یہ حق نہ تھا۔ کہ میں حکم دیتا کہ کوئی شخص اندر نہ آئے۔ اور میری توجہ کو کسی اور طرف نہ پھیرے۔ ٹالسٹائے نے عقلمندی اور ادب سے کام لیا اور اس نے میرے

حکم کی فرمانبرداری

کی۔ مگر تم نے رشتہ دار ہوتے ہوئے میرے حکم کی نافرمانی کی اور تم نے جو اس کو مارا تو اسے کسی جرم کی وجہ سے نہیں مارا۔ بلکہ اس لئے مارا۔ کہ اس نے میری فرمانبرداری کیوں کی۔ اس کے بعد بادشاہ نے ٹالسٹائے کے ہاتھ میں کوڑا دے کر کہا۔ کہ ٹالسٹائے اٹھو اور اس کوڑے سے شہزادے کو مارو۔ شہزادے نے کہا۔ روس کا قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی آدمی کو مارے۔ میں فوجی ہوں۔ اور یہ غیر فوجی ہے۔ اس لئے یہ مجھے مار نہیں سکتا۔ بادشاہ نے کہا۔ ٹالسٹائے میں تمہیں فوجی عہدہ دیتا ہوں۔ تم اسے مارو۔ گویا بادشاہ نے بتایا کہ اگر روس کا قانون یہ ہے کہ کوئی غیر فوجی کسی فوجی کو مار نہیں سکتا تو فوجی عہدہ دینا بھی تو میرے اختیار میں ہے۔ میں ٹالسٹائے کو فوجی عہدہ دے دیتا ہوں اس پر پھر شہزادہ نے کہا۔ میں فوج میں کرنیل یا جرنیل ہوں۔ اور مجھے میرے

برابر کا آدمی

ہی مار سکتا ہے۔ چھوٹا نہیں۔ بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے میں تم کو بھی وہی عہدہ دیتا ہوں۔ اس پر شہزادہ نے کہا۔ روس کا قانون یہ ہے۔ کہ کسی نواب کو کوئی غیر نواب سزا دینے پر مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ بادشاہ نے کہا۔ نواب بنانا بھی تو میرے اختیار میں ہے۔ اے نواب ٹالسٹائے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اس شہزادہ کو مارو۔ اس طرح بادشاہ نے شہزادہ کے ہر عذر کو توڑا۔ اور آخر ٹالسٹائے سے اس کو پٹوایا کیونکہ ٹالسٹائے نے بادشاہ کی خاطر مار کھائی تھی۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ

ہمارا خدا

اتنی بھی غیرت نہیں رکھتا جتنی ٹالسٹائے کے متعلق روس کے بادشاہ نے غیرت دکھائی۔ تم میں سے جو شخص اس لئے پیٹا جائے گا۔ کہ وہ خدا کی بات پر ایمان لایا۔ خدا کی آواز پر اس نے لبیک کہا۔ دنیا کا چھوٹا یا بڑا راجہ اس کو ماریگا اور اسے سزا دے گا۔ خدا اسے نہیں چھوڑیگا۔ جب تک اسے سزا نہ دے لے۔ خدا تعالیٰ کے کوڑے کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوڑا نہیں چل سکتا۔ لوگ اپنی کثرت پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ لوگ اپنے جتھے پر گھمنڈ کرتے ہیں۔ لوگ اپنی حکومت پر گھمنڈ کرتے ہیں مگر

ہمارے خدا کی حکومت

دنیا کی حکومتوں سے بہت بڑی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں نے کہا کہ وہ کونے کا پتھر ہو گا۔ جس پر وہ گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا۔ یعنی خواہ وہ کسی پر حملہ آور ہو یا کوئی اس پر حملہ آور ہو دونوں صورتوں میں وہ سزا پائے بغیر نہیں رہے گا۔ آپ کے متبع بھی کونے کے پتھر ہیں۔ پس یہ ڈرنے کی باتیں نہیں یہ انعام کی چیزیں ہیں۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے ایک تھے۔ پھر ایک سے دو ہوئے۔ دو سے چار ہوئے اور چار سے آٹھ ہوئے۔ آٹھ سے سولہ ہوئے سولہ سے بتیس ۳۲ ہوئے۔ بتیس ۳۲ سے چونسٹھ ہوئے۔ چونسٹھ سے ایک سو اٹھائیس ہوئے اور اسی طرح ہم بڑھتے چلے گئے۔ کب وہ وقت آیا کہ ہمارا دشمن کمزور تھا۔ اور ہم طاقتور تھے ہماری تاریخ میں کوئی وقت ہم پر ایسا نہیں آیا کہ دشمن کمزور ہو اور ہم طاقتور ہوں۔ یا کب وہ وقت آیا۔ کہ ہمارے پاس سامان تھے۔ اور دشمن کے پاس سامان نہیں تھے ہمیشہ ہمارے دشمن کے پاس ہی سامان تھے۔ اور ہمارے پاس کوئی سامان نہیں تھے۔ یا کب وہ وقت آیا کہ دشمن نے ہم کو امن دینے کا ارادہ کیا ہو۔ اور دشمن کے اس ارادے کی وجہ سے ہم بچے ہوں ہمیشہ ہی دشمن نے ہمارے قتل کے فتوے دئے۔ لیکن ہمیشہ ہی

خدا نے ہم کو بچایا

اور خدا نے ہم کو بڑھایا۔ پس وہ کونسی نئی چیز ہے جس سے تم گھبرا اٹھے ہو یا کونسی نئی بات ہے جو تمہیں تشویش میں ڈالتی ہے۔ کیا کوئی نبی بھی دنیا میں ایسا آیا ہے۔ جس کی جماعت نے پھولوں کی سیج پر سے گذر کر کامیابی حاصل کی ہو

پتھر اور کنکر اور کانٹے

ہی ہیں جن پر نبیوں کی جماعتوں کو گذرنا پڑا۔ اور انہیں پر سے تم کو بھی گذرنا پڑے گا۔ جس طرح ایک بکری کے بچہ کے پیر میں جب کانٹا چبھ جاتا ہے تو گلہ بان اس کو اپنی گود میں اٹھا لیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے ہوئے اگر تمہارے پاؤں میں کانٹا بھی چبھے گا۔ تو غریب اجڑی نہیں ایک کمزور گلہ بان نہیں۔ بلکہ زمین و آسمان پیدا کرنے والا خدا تم کو

اپنی گود میں اٹھا لیگا

لیکن اگر تم ڈرتے ہو۔ تو تم اپنے ایمان میں کمزور ہو۔ اور تم ان نتائج کے دیکھنے کے اہل نہیں۔ جو انبیاء کی جماعتیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔ تم اپنی سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ مایوسیوں کو اپنے قریب بھی نہ آنے دو۔ تمہیں خدا تعالیٰ نے شیر بنایا ہے۔ تم کیوں یہ سمجھتے ہو۔ کہ تم بکریاں ہو۔ جدھر تمہاری باگیں اٹھیں گی۔ ادھر سے ہی اسلام کے دشمن بھاگنے شروع ہو جائیں گے۔ اور جدھر تمہاری نظریں اٹھیں گی ادھر ہی صداقت کے دشمن گرنے شروع ہو جائیں گے۔ بے شک خدا تعالیٰ کے دین کے قیام کے لئے تم ماریں بھی کھاؤ گے۔ تم قتل بھی کئے جاؤ گے۔ تمہارے گھر بھی جلائے جائیں گے مگر تمہارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور کوئی طاقت تمہاری ترقی کو روک نہیں سکے گی۔ الٰہی سنت یہی ہے۔ کہ اس کی جماعتیں مرتی بھی ہیں۔ اس کی جماعتیں کچلی بھی جاتی ہیں۔ اور اس کی جماعتیں بظاہر دنیوی نقصان بھی اٹھاتی ہیں۔ مگر ان کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتا ہے۔ اور یہی وہ معجزہ ہوتا ہے۔ جو سنگدل سے سنگدل دشمن کو بھی ان کے آگے جھکا دیتا ہے۔ اور انہیں فتح اور کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ نمازوں پر زور دو۔ دعاؤں پر زور دو۔ شب بیداری پر زور دو۔ صدقہ و خیرات پر زور دو۔ دین کی خدمت پر زور دو۔ تبلیغ پر زور دو اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ جب تم خدا کے لئے اپنے آپ کو بدل لوگے تو خدا تمہارے لئے ساری دنیا کو بدل دے گا۔

نمائندگان مجلس مشاورت کا انتخاب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیان فرمودہ ضروری ہدایات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر بموقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء کا وہ حصہ جو انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق اہم ہدایات پر مشتمل ہے جماعتوں کی آگاہی اور یاددہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے تا جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضور فرماتے ہیں کہ:-

"ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آتے ہیں۔ بعض کمزور ایمان والے بھی مجھے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کریں تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور اس پر جو بھی کہہ دے کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا کہ اس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عاید ہوتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا۔ یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑبولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا انہوں نے اسے نمائندہ بنا کر قادیان بھجوا دیا۔ حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے شخص کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔

پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جو کام خدا کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانت داری سے سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے اسے صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑے بڑبولے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ معترض تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ دولتمند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنیکا موقعہ ملے حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جسکی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو وہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو کر نئے خلیفہ کا انتخاب کرے اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین جمع ہوں اگر اس جماعت کے اندر بھی بڑبولے اور معترض شامل ہوں جن کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مجلس میں پارٹی بازی شروع ہو جائے گی اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا اور کوئی کسی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کمزور جماعتوں میں پریذیڈنٹ کے انتخاب کے موقعہ پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پراپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اس قسم کے جھگڑے اور اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں شروع ہو جائے گی تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو بھیجنا چاہیئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل دور رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت نے کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی۔ بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ کو الگ شائع کر دیں اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقع پر ہمیشہ اسے شائع کرتے رہا کریں تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ۔ دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے اس لئے نمائندہ بنا کر بھیجا چاہیئے۔ یا فلاں چونکہ زیادہ بولتا ہے اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہیئے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہو تو پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ بنتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس کا کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کریں جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں یا بڑبولے اور معترض ہوں اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں۔ تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کیلئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اب اگر روح نہ ہوگی تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں جو دنیوی علوم سے بھی آگاہ ہوں اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں۔ یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب نہ جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو بولنا نہ جانتا ہو اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو اس کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور تقویٰ نہیں بلکہ وہ صرف دنیوی علوم کا ماہر ہے تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور بایں ہمہ بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم اور فنون کو مدنظر رکھا جائے اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے

پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ اور مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ رشا کے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں۔ معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افترا اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے۔ خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ میں جن میں دین اور تقوےٰ نہیں خواہ وہ کتنے ہی لسان لیکچرار ہوں۔ خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے"

(منقول از الفضل ۲۴ فروری سنہ ۱۹۵۰ء)

جماعت احمدیہ لاہور کیلئے ایک کلرک کی ضرورت

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر کیلئے ایک تجربہ کار کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے تمام شعبوں کے متعلق اردو میں اچھی طرح خط و کتابت کر سکیں اور دفتر کا ریکارڈ باقاعدہ رکھنے میں تجربہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ بمعہ مہنگائی الاؤنس ۶۰/- ماہوار ہوگی۔ ایسے صاحب کو ترجیح دی جائے گی۔ جو حال ہی میں کسی سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہوں

سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ضلع کے پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش کے ساتھ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے نام فوراً ارسال فرمائیں نیز انٹرویو کیلئے اتوار مورخہ ۹/۳/۵۲ شام کے چار بجے دفتر جماعت احمدیہ واقع ۱۳ ٹمپل روڈ پر تشریف لے آئیں

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور

تاریخ احمدیت الہامات واقعات اور نشانات سماوی کی روشنی میں

(از مکرم حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد ربوہ)

یکم مارچ ۱۹۰۳ء ایک کشف میں حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ کی تصویر سامنے آئی۔ اور الہام ہوا۔ حجۃ اللہ۔ (تذکرہ ص۴۳۸)

یکم مارچ ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ "زلزلہ آنے کو ہے"۔ دیکھو الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء۔ جس میں اس الہام کے متعلق حضور کا اشتہار درج ہے۔

۲ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الہام انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا۔ تفہیم یہ ہوئی۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے۔ تا معلوم ہو۔ کہ اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ اور تا وہ اہلبیت تمہیں پاک کرے۔ جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا اور پھر اہلیہ کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔

(۲) ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

(۳) پھر الہام ہوا۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔

اس میں یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے۔ جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر الہام ہوا۔

(۴) یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم ترجمہ یہ ہے۔ اے اہل بیت۔ خدا سے ڈرو۔ اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو۔ وہی خدا ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔

(۵) اے میرے اہلبیت۔ خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔ اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ۔ یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا۔ اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونے والا ہوں۔ تو وہ ہے۔ جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا۔" (تذکرہ ص۶۷۹ و ۶۸۰)

ان تمام الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعۂ وصال کی خبر اور آپ کے اہل بیت کو صبر و استقامت کی تلقین ہے۔ جو بطور تعزیت اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت فرمائی۔ اور آپ کے اہل بیت سے تمام الزامات کا ذبّ فرما دیا۔ جو معترضین اور غیر مبائعین نے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات ستودہ صفات پر یا حضور کے اہل بیت پر لگائے۔ اور اہل بیت نبوی کی طرح آپ کی تطہیر فرما دی۔

۳ مارچ ۱۹۰۵ء۔ رویا۔ کوئی شخص ہے۔ اس سے میں کہتا ہوں۔ حساب کر لو۔ مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ جو الٰہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں۔ بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں۔ تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں۔ کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا۔ کہ میرا نام ہے ٹیچی (ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت آنے والا) میں نے بہت سا مال دیکھ کر دل میں کہا۔ کہ فلاں حاجتمند کو کچھ دے دوں گا۔ اور ایک حاجتمند دکھایا گیا۔ خستہ حال قابل رحم۔" (تذکرہ ص۴۸۶)

اس رویا میں سلسلہ عالیہ کی آئندہ مالی ضروریات پوری ہونے کے متعلق پیش خبری ہے۔ کہ جب بھی ضرورت ہو گی۔ الٰہی بخشش کے نتیجہ میں پوری ہو جایا کرے گی۔ اور خدا کے فرشتے عین وقت پر سلسلہ کی مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے نیک لوگوں کے دلوں میں تحریک کیا کریں گے۔ اور دین اسلام جو اس وقت قابل رحم خستہ حالت میں ہے۔ اس کی نصرت و اعانت اس مال سے کی جایا کرے گی۔

۵ مارچ ۱۹۰۵ء۔ پہلے الہام سے ایک دن بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لنگر خانہ کے لئے دعا کی۔ تو رویا میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ آپ کے دامن میں ڈال دیا۔ اس کے بعد بڑی کثرت سے روپیہ آنے لگا۔ اور لنگر خانہ کے مصارف میں قلت آمدنی کی وجہ سے جو دقّت تھی۔ وہ رفع ہو گئی۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۳۲)

۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو حضرت بابا حسن محمد صاحب واعظ رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلی وصیت شائع ہوئی۔ الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء۔ بابا حسن محمد صاحب رضی کا وصیت نمبر ۱ تھا۔

۶ مارچ ۱۸۸۶ء الہام۔ یدعون لک ابدال الشام۔ وعباد اللہ من العرب۔ (تذکرہ ص۱۳۱)

۷ مارچ ۱۹۰۶ء۔ حا انی اُنزلک (تذکرہ ص۵۹۱)

۷ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الہام۔ (۱) ربنا افتح بیننا وبینھم (۲) اعجبتم ان تموتوا۔ (۳) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ ان ہرسہ الہامات الٰہیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات حسرت آیات کی طرف اشارہ ہے۔

۹ مارچ ۱۹۰۷ء۔ الہام "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں"۔ (تذکرہ ص۶۵۰)

۱۰ مارچ ۱۸۹۹ء۔ فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ مبارکہ بیگم (حضرت نواب مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ) پنجابی زبان میں بول رہی ہے۔ مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا کہ ایسی آئی جس نے ایہہ مصیبت پائی۔ (تذکرہ ص۳۲۵)

۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء۔ الہام۔

چوں دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

فرمایا۔ دورِ خسروی سے اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنے اس الہام کا یہ ہے۔ کہ جب دورِ خسروی یعنی دورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے۔ ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا۔ کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے۔ وہ حقیقی مسلمان بننے لگے۔ جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ تذکرہ ص۵۴۲)

۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء۔ الہامات۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ (۲) ولنجعل لک سھولۃ فی کل امر (۳) ان ربک فعال لما یرید۔ (تذکرہ ص۵۴۳)

۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ پوری سورہ کوثر الہام ہوئی۔ (تذکرہ ص۵۴۴)

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء۔ الہام۔ انت سلمان و منی یا ذالبرکات۔ فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمانؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ تھا۔ (تذکرہ ص۵۴۵)

۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء۔ الہام۔ سلامت بر تو اے مردِ سلامت۔ یہ وحی الٰہی اس وقت حضور پر نازل ہوئی تھی۔ جب لیکھرام کے ایام ہلاکت میں آریوں کی طرف سے متواتر قتل کی دھمکی دی جاتی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہر طرح ان کے شر سے محفوظ رکھا۔ اور عمر طبعی بخش کر اپنے پاس بلا لیا۔ (تذکرہ ص۲۸۹)

سید ولایت شاہ صاحب نمائندہ مرکزیہ مجلس انصار اللہ کا دورہ

جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ میں

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر مقبرہ بہشتی ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں میں تشریف لا رہے ہیں۔ وہ اپنے مفوضہ کام صدر انجمن کے علاوہ فارغ اوقات میں تنظیم انصار اللہ کا کام بھی کریں گے۔ یعنی جہاں پر مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔ ان کا معائنہ کریں گے۔ اور جہاں پر ابھی مجالس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہوں گی۔ وہاں پر امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کے ذریعہ مجالس انصار اللہ قائم کرائیں گے۔ عہدیداران انصار۔ و امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت مقامی کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا برادرم سلیم ابن خواجہ محمد گل صاحب حال کراچی بعارضہ اپنڈے سائٹس علیل ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ نذیر احمد لاہور)

انتقال اراضی ربوہ دار الہجرت نمبر ۷

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقالات لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو ان انتقالات کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو۔ تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں۔ ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔

نمبر شمار	قطعہ بلاک محلہ	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام	کیفیت
۲۴	۱۲ الف/۲۳ (دار الیمن)	۱۰ (کل رقبہ ایک کنال)	-	محمد عبد اللہ صاحب سگنیلر نہر بنگلہ سالارو الا۔ لائلپور (خطہ نمبر ۱۲/۲۳ کا رقبہ ایک کنال ہے۔ انہوں نے نظام الدین صاحب غلہ منڈی سرگودہا کے ساتھ مل کر یہ قطعہ لیا ہے)	نظام الدین ولد ولی محمد غلہ منڈی سرگودہا حال ربوہ	
۲۵	۱۴-۱۳ س/۴ (دار الرحمت)	- (فی قطعہ ۱۰ مرلے)	۱	حمیدہ خانم صاحبہ اہلیہ عبد الحمید خان صاحب سمینٹ بلڈنگ لاہور	مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب ضلعدار نہر لال سنگھ ڈاکخانہ الوالہ براستہ ملتان۔ حال نصرت گرلز سکول ربوہ	یہ سودا ۱۰ مرلے کے قطعات کی فروخت کی ممانعت سے پہلے ہو چکا تھا
۲۶	۱۲/۶ س (دار الرحمت)	۱۰	-	جلال الدین صاحب سیلونی سیلونی ریسٹورنٹ ربوہ	احمد علی صاحب سائیکل ڈیلر ربوہ	
۲۷	۳۷/۱۹ (دار الرحمت)	۱۰	-	مشتاق احمد صاحب شائق گنج سٹریٹ کرشن نگر۔ لاہور	حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد بوٹا صاحب دوکاندار ربوہ	
۲۸	۸/۲ ص (دار الصدر)	۴	-	چوہدری صلاح الدین صاحب ناظم جائداد۔ ربوہ	حکیم سردار محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ)	
۲۹	۳۱/۲۱ س (دار الرحمت)	-	۱	شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی گورنمنٹ پنشنر سابق صدر محرر امانت ربوہ	میاں رشید احمد صاحب رشید ٹرنک ہاؤس ٹرنک بازار سیالکوٹ	
۳۰	۳/۷ س (دار الرحمت)	۱۰	-	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ لاہور	صوفی بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر ٹی۔ آئی کالج لاہور	یہ سودا بھی پہلے کا ہوا ہوا ہے
۳۱	۳۹/۲۴ س (دار الرحمت)	-	۱	غلام بھیک خان صاحب ۹۰ ماڈل ٹاؤن لاہور	بہدایت اللہ خان صاحب ولد سرور خان صاحب ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور	-

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ولادت

بروز اتوار بتاریخ ۲/۳/۵۲ء، ۵ بجے صبح خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیسری لڑکی عنایت فرمائی ہے۔ اور یہ خاکسار کا پانچواں بچہ ہے۔ نیز برادرم عزیزم صوفی کریم بخش صاحب دوکاندار محلہ الف ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو پہلا بچہ یعنی لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور نے عزیز اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کو طویل العمر۔ صالح اور عظیم الشان طور پر خادمان دین بنائے۔ (خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی واقف زندگی محلہ الف ربوہ)

ایرانی تیل کے سلسلہ میں کسی اہم فیصلے کی توقع نہیں

لنڈن ۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر مصدق نے ایرانی مخلوط تیل کمیشن کو عالمی بنک کی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کر دی ہے جو کچھ عرصہ سے حکومت ایران کے ساتھ تیل کے مسئلہ پر گفت و شنید کر رہی ہے۔ لیکن ظاہر طور پر یہ باور نہیں کیا جا رہا ہے کہ جلد ہی کوئی اہم فیصلہ ہو گا۔

برطانوی وزیر مملکت نے دارالعوام میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے اس ضمن میں خاصی احتیاط برتی ہے انہوں نے صرف یہ کہنے پر اکتفا کیا کہ عالمی بنک کے ایک نائب صدر مسٹر گارنر نے لنڈن میں قیام کے دوران میں حکومت برطانیہ کو بنک کی طرف سے عبوری انتظامات سے متعلق کچھ تجاویز پیش کی تھیں حکومت برطانیہ نے بھی ان تجاویز پر اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ مسٹر گارنر نے اس امر کی وضاحت بھی کر دی تھی کہ عالمی بنک محض ایک غیر جانبدار بین الاقوامی ادارے کی حیثیت سے کام کر رہا ہے اور مصالحت کرانے کا خواہشمند ہے (اسٹار)

برطانیہ میں شادی کا مسئلہ

لنڈن ۷ مارچ۔ شادی کی مشاورتی کونسل کے جنرل سیکرٹری مسٹر جوزف کا بیان ہے کہ برطانیہ میں ۱۹۵۲ء کے اس بیسے کے سال میں عورتیں مردوں سے ۱۶،۹۶،۵۵۰ زیادہ ہیں۔ اس لئے عورتوں کے لئے شادی کا مسئلہ نہایت ہی پریشان کن بنا ہوا ہے اور مجرد کنواریوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں ہر روز ایک نیا جہاز مکمل ہوتا ہے

لنڈن ۷ مارچ ۱۹۵۱ء میں برطانیہ کی جہاز ران کمپنیوں نے روزانہ ایک جہاز کے حساب سے جہاز سمندر میں ڈالے۔ کل ۲۹۶ دخانی جہاز اور ۱۷۲ موٹروالے جہاز مکمل ہو کر کام پر لگے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ پیداوار دنیا بھر میں تیار ہونے والے جہازوں کا ۳۷ فیصدی ہے۔ لیکن اشتراکی ممالک کی پیداوار معلوم نہیں ہے۔ (اسٹار)

حبشہ کا تخت واپس کر دیا گیا

روم ۷ مارچ۔ ادیس ابابا پر قبضہ کرنے کے بعد حبشہ کے جواہرات وغیرہ اٹلی لے جائے گئے تھے اب انہیں ایک جہاز کے ذریعہ حبشہ واپس روانہ کر دیا گیا ہے اس کے ساتھ ہی حبشہ کا نیا سفیر بھی ملک میں پہنچا ہے جو اشیاء واپس کی گئی ہیں ان میں شاہی تخت شہنشاہ کے ملبوسات طلائی اور نقرئی فرنیچر اور شہنشاہ کے ذاتی جواہرات وغیرہ شامل ہیں گذشتہ ۱۲ سال سے یہ اٹلی کے دفتر خارجہ میں رکھے رہے ہیں۔ (اسٹار)

نئی دہلی ۷ مارچ۔ کل ڈاکٹر گراہم کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر بیرن نے وزارت خارجہ بھارت کے سیکرٹری جنرل مسٹر باجپائی سے ملاقات کی جب سے ڈاکٹر گراہم برعظیم آئے ہیں یہ ان کی دوسری ملاقات تھی۔ ڈاکٹر گراہم کو جمعہ کے دن عازم کراچی ہونا تھا۔ لیکن خیال یہ ہے کہ وہ اب (م)

پاکستانی ہائی کمشنر ملکہ الزبتھ سے ملیں گے

لنڈن ۷ مارچ۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اے۔ ایچ اصفہانی ۱۴ مارچ کو بکلنگھم ہاؤس میں ملکہ الزبتھ سے ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

پشاور میں شدید ژالہ باری

پشاور ۷ مارچ۔ کل پشاور میں دو دفعہ ایسی ژالہ باری ہوئی کہ پشاور کی تاریخ میں شدید ترین تصور ہے۔ اولے پنگ پانگ کے گیند کے برابر تھے اور کسی اولے کا وزن ایک پاؤ سے کم نہ تھا۔ ژالہ باری شروع میں تین بجے کے قریب ہوئی جس کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہوئی اس کے بعد معمولی سی بوندا باری جاری رہی۔ لیکن پانچ بجے کے قریب دوبارہ اولے پڑے جس کی وجہ سے فصلوں کو بڑا نقصان پہنچا ہے بعض مقامات سے مواصلات کے منقطع ہو جانے کی بھی اطلاع ملی ہے کئی ایک چراگاہوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

ترکیہ کے اہم فوجی مقامات کا معائنہ

انقرہ ۷ مارچ۔ یورپ میں اتحادی افواج کے سپہ سالار اعلیٰ جنرل آئزن ہاور نے آج یہاں آ کر باسفورس کے اہم استحکامات پر پرواز کی جو بحیرہ مارمورا اور بحیرہ اسود کے درمیان واقع ہیں اور یہی وہ جگہ ہے جو روسی حملے کی صورت میں ایک نازک ترین دفاعی علاقہ ہو سکتا ہے

جنرل آئزن ہاور کے دورہ میں انقرہ سے استنبول تک جو اہم علاقے ایک منصوبہ کی رو سے شامل کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے علاقے ہیں جن پر عام نوعیت کی پرواز ممنوع ہے

جنرل آئزن ہاور نے مزید کہا کہ ترکیہ کے فوجی رہنماؤں اور سیاسی قائدین سے میرے جو مذاکرات ہوئے ہیں ان میں ان کی جرأت۔ حوصلہ۔ استقلال اور عالمی امور کی واقفیت سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔

(م) ہفتے کے دن روانہ ہو سکیں گے۔

سیاسی آزادی کے بعد ہمیں اقتصادی خوشحالی کیلئے جدوجہد کرنی چاہئیے

ایمرسن کالج ملتان میں خاتون پاکستان کی تقریر

ملتان ۷ مارچ۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے آج گورنمنٹ ایمرسن کالج ملتان کے جلسہ تقسیم اسناد کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے عوام کو تلقین کی کہ وہ ملک بھر سے ناخواندگی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں۔ اس سلسلے میں ہر گاؤں ہر قصبے ہر تحصیل ہر ضلع اور ہر صوبے میں زبردست مہم شروع کریں۔ تاکہ عوام علم و عرفان سے پوری طرح مستفیض ہو سکیں۔ آپ نے ملک کو اقتصادی لحاظ سے خود مختار بنانے پر بھی زور دیا۔ خاتون پاکستان نے فرمایا:- کہ

"سیاسی آزادی درحقیقت آزادی کے حصول کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ لیکن جب تک کوئی ملک صحیح معنوں میں اقتصادی آزادی حاصل نہ کرلے ملک کے عوام کی حالت [illegible] نہیں ہو سکتی۔ لہذا ہمیں پاکستان کی صرف سیاسی آزادی تک اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسے مکمل اقتصادی آزادی کا ایک ذریعہ قرار دیکر اصل مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ اسوقت ملک کے بڑے بڑے مسائل غربت، بیماریوں، ناخواندگی اور بیکاری پر مشتمل ہیں۔ یہ مسائل اسی صورت میں حل ہو سکتے ہیں کہ عوام جرأت اور محنت سے کام لیں اور انہیں حل کرنے کا عزم صمیم کرلیں۔

آپ نے کہا کہ ملت کے بڑے بڑے مسائل کو حل کرنے کے لئے اس کا دل سے وفادار ہونا سب سے پہلی شرط ہے۔ اگرچہ ہمارا ملک نیا ہے لیکن اس کی روایات دیرینہ ہیں۔ یہ وفاداری قوانین یا آرڈی ننسوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ان کے حصول کا ذریعہ مادر وطن کی خدمت کا صحیح جذبہ ہے۔ لہذا اس کے لئے اخلاقی تعلیم کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ اگر تعلیم کا صحیح مفہوم عوام کی صحیح خدمت ہے تو اسے پھیلانے کا طریقہ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس سے ہماری سوسائٹی کے حقیقی مقاصد پورے ہو سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ کالجوں کے فارغ التحصیل طلباء کالجوں میں فنی اور ادبی کمال حاصل کرلیں لیکن جب تک وہ انسانیت سے متعلق اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل رہیں گے ان کی تعلیم صحیح تعلیم نہیں کہلائے گی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے ملک اور قوم میں کوئی بڑا رتبہ بھی حاصل کرلے۔ لیکن جب تک وہ بنی نوع کی خدمت کو اپنا شعار نہ بنائے گا۔ اس وقت تک اس کی کامیابی اس کی ذات تک ہی محدود سمجھی جائے گی لہذا تعلیم کی صحیح بنیاد یہ ہے کہ کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والوں کو ایسی اخلاقی تعلیم دی جائے۔ جس سے وہ ملک کے صحیح شہری بن جائیں اور انہیں ملک اور قوم اور شہریت سے دلی ہمدردی ہو اور وہ اس کی صحیح خدمت کو اپنا فریضہ تصور کریں۔

اردو میں تار

کراچی ۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج سے لاہور اور کراچی کے درمیان اردو زبان میں تار دینے کا طریقہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ طریقہ فی الحال تجربے کے طور پر ہے۔ اردو میں تار صبح ۱۰ بجے سے ۴ بجے شام تک لئے جایا کریں گے۔ البتہ اتوار اور چھٹیوں کے دوسرے دنوں میں صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے صبح تک وصول کئے جائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵